مطبوعات

جادو کی حقیقت

مؤلف : ڈاکٹر حبیب الرحمٰن الہٰی علوی

پتہ : عبداللہ ہارون روڈ کراچی

قیمت: مجلد بغیر پلاسٹک کور ۲۰/- روپے

پلاسٹک کور کے ساتھ ۲۳/- روپے

ضخامت ۲۲۸ صفحات

پاکستان کے مشہور ڈاکٹر الہٰی علوی (ڈینٹل) کی شخصیت بڑی جاذبِ توجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے موصوف کو نعمتِ ایمان کے ساتھ قرآن و حدیث کے مطالعہ کی توفیق دی، اور وہ ہوسِ زر کی اس بیماری میں مبتلا نہیں ہوئے جس کی لپیٹ میں ڈاکٹروں کی اکثریت آچکی ہے۔ ڈاکٹر صاحب زمانہ قدیم کے ممتاز اطباء کی طرح ایک طرف اپنے مخصوص فن کو ذریعۂ خدمت انسانیت سمجھتے ہیں اور دوسری طرف الٰہی کی مانند علمِ دین سے بہرہ مند ہو کر رُوحانی و اخلاقی بیماریوں کا علاج بھی کرتے ہیں۔

"جادُو" کا موضوع اس وجہ سے اہم ہے کہ قرآن و حدیث نے اس کا اثبات کیا ہے، مگر جدید مادہ پرستانہ علوم چونکہ حسیات سے ماوراء کسی وجود کو نہیں مانتے، اس لیے نئے لوگ جادُو کو ایک شئے موہوم قرار دیتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے قرآن و حدیث سے سند لے کر جدید نفسیاتی علوم کی مدد سے جادُو کی حقیقت کو واضح اور اس کی مختلف صورتوں کو متعین کیا ہے۔ سلسلہ بحث میں ابلیس، شیاطین، قرین (وہ وجود جس کے ہر انسان کے ساتھ پیدا ہونے کا اشارہ حدیث سے ملتا ہے)۔ رُوح، نفس (لوامہ، امارہ، مطمئنہ) جنات، حضرت سلیمان علیہ السلام کا جنّوں پر تسلّط، یہودیوں میں جادوگری کا جواز، فری میسنری، عملِ تنویم، آسیب زدگی، جادُو سیکھنے کا طریقہ، جادُوگروں کی بلّور بینی ضمیر ذانی، جادوگر مداریوں، مسمریزم ماسٹروں، نٹوں اور انوکھے کرشمے دکھانے والوں کے رُوپ، دربارِ جہانگیری میں رسّے کا شعبدہ،

رُوحانی عامل اور سیانے اور رمّال، ہنڈیا کا جادُو، جادُوگری، مولویوں اور ملاؤں کے روپ میں، جادُوگر طبیب کے روپ میں، یوگیوں کی ساحری، مجاوروں کے کرشمے، نظربندی، پلانچٹ، حرکت بعید۔ اتصال القلوب اور مشاہدہ بعید، شرک بنائے سحر اور جادُو کے مقابلے میں نماز کی برکات وغیرہ بے شمار موضوعات پر ڈاکٹر صاحب نے بڑے مؤثر انداز تحریر میں بیش بہا معلومات جمع کر دی ہیں۔

کتاب کے آغاز میں احسان الٰہی ظہیر، شاہ بلیغ الدین، مولانا عبدالغفار حسن، علامہ عبدالقدوس ہاشمی کے تعارفی نوٹ اور علامہ محمد ناظم ندوی کا تبصرہ درج ہے۔ ان حضرات نے اوّل تو کہنے کے لیے کچھ چھوڑا ہی نہیں، اور اگر کچھ بات بنائی بھی جائے تو ان صفحات میں زیادہ گنجائش نہیں ہے۔

میں اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ ڈاک سے کتاب موصول ہوتے ہی میں نے اس کا مطالعہ شروع کیا اور اس پار سے اُس پار نکل جانے تک کسی دوسری طرف متوجہ نہ ہوسکا۔ مجھے شبہ ہے کہ ڈاکٹر الٰہی علوی کی تحریر میں بھی کچھ جادُو ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ سحر حلال ہے۔

سفید کاغذ اور مضبوط جلد کے ساتھ یہ ایک اچھی کتاب ہے جسے پڑھنے والوں کو پڑھنا چاہیے۔

رکم اِل رُسنگ | مؤلف و مرتب: نامعلوم

ناشر: کاظمی پبلشنگ ہاؤس راولپنڈی، پاکستان

قیمت: درج نہیں۔

ضخامت: ساڑھے تین سو صفحات۔

یہ ایک عجیب و غریب کتاب ہے اور سمجھ میں نہیں آتا کہ اس پر کیا لکھا جائے اور کس طرح لکھا جائے۔ بیتھریلی اصطلاحات اور چوبی الفاظ کی تکرار کا یہ ایک ایسا مجموعہ ہے کہ اس کا جو بھی صفحہ پڑھیے، ویسا ہی ہوگا جیسے دوسرے صفحے۔ بالعموم کمیونسٹوں کا پروپیگنڈہ لٹریچر ایسا ہی ہوتا ہے۔ ۵۰، ۶۰ سال میں بھی یہ لوگ ایک اچھی ادبی زبان اور ایک من موہنا استدلال نہ پیدا کرسکے۔ ان کا سارا زور سازشی منصوبوں کے ذریعے دوسری قوموں کو سُرخ انقلاب کے جال میں پھانسنے پر صرف ہو جاتا ہے۔ تشدد پسند

اور سازش کا رنگ ریکیں اور خون ریز انقلابات کے ساتھ اعلیٰ ادب کا جوڑ ہی نہیں ۔ جب دین بگڑا ہوا ہو تو زبان لازماً بگڑ جاتی ہے ۔

اس کتاب کا خلاصہ یہ ہے کہ امریکی سامراجیوں اور اُن کے کٹھ پتلی قسم کے پٹھوؤں نے مل کر جنوبی کوریا کو شمالی کوریا سے الگ کرا دیا ہے ۔ حالانکہ شمالی و جنوبی کوریا کی تمام حقیقی جمہوری سیاسی جماعتیں کوریا کا اتحاد چاہتی ہیں ۔ لہٰذا عزیز ہم وطنو! آؤ ہم رجعت پسند عناصر اور قوم کے غداروں کو اچھی طرح بے نقاب کر دیں ۔ آؤ ہم انتخابات کے ناٹک میں ملوث نہ ہوں ۔ متحد، آزاد اور جمہوری کوریا زندہ باد!

پروپیگنڈا تکنیک یہ ہے کہ جو شمالی کوریا کے کمیونسٹوں کی ہاں میں ہاں نہ ملاتے وہ رجعت پسند، امریکی پٹھو وغیرہ ہے ۔ ساتھ ہی یہ لوگ شمالی کے ساتھ ساتھ پورے جنوبی کوریا کے متعلق اعلان کرتے ہیں کہ وہاں کی تمام جمہوری قوتیں ہمارے ساتھ ہیں ۔ اگر ساتھ ہیں تو لوگ کیوں نہیں آپ سے مل جاتے ۔ رکاوٹیں ہیں تو کیوں نہیں آپ کی طرف بھاگ کے چلے جاتے، جیسے مغربی جرمنی سے لوگ جانوں پر کھیل کر مغربی جرمنی میں پہنچتے رہتے ہیں۔

سوال یہ بھی ہے کہ آخر اس لمبی کہانی سے ہم پاکستانیوں کو کیا دلچسپی؟ اور یہاں کے کاظمی پبلشنگ ہاؤس نے اس کتاب کی اشاعت کے بھاری مصارف کیسے اُٹھائے؟ سوال یہ بھی ہے کہ اگر اسلام اور اسلامی ریاست اور عالم اسلام کے مسائل کے بارے میں شمالی کوریا میں کوئی اشاعتی ادارہ کام نہیں کرسکتا تو آخر پاکستان ہی کو کیوں کھلی چراگاہ سمجھا جائے۔ کیا یہاں اتنا لٹریچر چھاپنے اور پھیلانے کے جواب میں آپ اپنے ہاں اسلامی لٹریچر کی اشاعت اور فروخت کی آزادی دے سکتے ہیں ۔ اگر نہیں تو یہ یک طرفہ ٹریفک کب تک!

پھر ہم پاکستانیوں کو سوشلزم اور کمیونزم کا لٹریچر کیسے اپیل کرسکتا ہے جب کہ اس نظریہ کے چکر میں آکر حال ہی میں دو مسلمان ملکوں میں مسحور مسلمانوں ہی کے ہاتھوں پانچ پانچ چھ چھ ہزار مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا گیا ہے ۔ ہمارے سامنے صومالیہ اور اریٹیریا کے مسلمانوں کی مظلومانہ جراحتیں بھی ہیں اور ہم برما اور کمبوڈیا میں سوشلسٹ اقتدار کی تلوار سے لاکھوں مسلمانوں کی تباہی کا منظر عین اسی لمحے دیکھ رہے ہیں ۔ پھر ہم یہ بھی نہیں بھول سکتے کہ تاریخ میں شہرت یافتہ مسلمان علاقوں کے اندر اسلامی عقائد اور اقدار کو تہس نہس کر دیا گیا ہے اور جبراً مسلمان نوجوانوں کو ملحد اور لڑکیوں کو بے پردہ

بنانے کی مہمات چلائی گئیں۔ حالانکہ دوسری جانب یہودیوں کو اپنی یہودیت کے ساتھ جینے کے مواقع حاصل ہیں۔

جس نظریے و تحریک کے ہرواروں کے نتیجے میں ہمارے قلوب سے خون ٹپک رہا ہے، اس کی تبلیغ ہمارے گھر میں آ کر ہمارے سامنے کرنا ہمارے زخموں پر نمک چھڑکنا ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ جہاں ہماری اپنی سرزمین پہ (کوریا کے امریکی پٹھوؤں کی طرح) سوشلزم کے پٹھو پیدا کر لیے گئے ہیں — ان لوگوں سے جس پارٹ کی توقع کی جاسکتی ہے وہ صرف یہ ہے کہ اگر اُن کا بس چلے تو وہ پاکستان کو اعوا کر کے سوشلزمی اکابر کے قدموں میں جا ڈالیں اور پورے ملک کو لیبر کیمپ میں بدل دیں۔ یہ تو ہماری آزادی چھیننے اور ہمیں دوسروں کی غلامی میں دینے اور خود مسلمانوں کا خون بہانے کی تیاریاں ہیں اور ان تیاریوں کی پشت پناہی کے لیے شمالی کوریا کی کتابیں بھی اور معاوضہ پر شائع شدہ مضامین بشکلِ اشتہارات بھی بصرفِ زرِکثیر پاکستان میں اشاعت پذیر ہیں۔

اس کتاب پر ہمارا تبصرہ یہی ہے کہ چاہے شمالی کوریا جنوبی کوریا کو اپنے اندر جذب کرنا چاہے، خواہ دوسرے معاشروں، خصوصاً مسلمانوں کے اوطان میں وہ اپنے ذہنی اثرات پھیلانا چاہے، ہم ہر ایسے انقلاب کو انسانیت دشمن قرار دیتے ہیں جو سازشی پس منظر، مکارانہ پروپیگنڈے، دنی الطبع لوگوں کے ضمیروں کی خریداری کے ساتھ تشدد و بہیمیت کے ہتھیاروں سے خون کی ندیاں بہادے اور انسانی لاشوں کے انبار پر فراعنہ جیسے سخت گیرانہ اقتدار کا محل کھڑا کرے اور اس محل کی پیشانی پر معاشی آزادی، انصاف اور مساوات کے خوبصورت طغرے نقش کرائے۔

حکومت کو چاہیے کہ پاکستان کی زیرِ تشکیل اسلامی ریاست میں اشتراکی ممالک کی لابیز پر کڑی نظر رکھے اور اسلام سے بنیادی طور پر متصادم نظریات و تحریکات کے لٹریچر کے لیے یہاں طبع و اشاعت کے مواقع نہ دے۔ اگر دے تو برابر سرابر (RECIPROCAL) بنیادوں پر، یعنی جتنا موقع ہمارے اسلامی لٹریچر (کتابیں، جرائد، مقالات، مضامین بشکلِ اشتہارات) کو دوسرے ملکوں میں اشاعت کا ملے گا، اتنا ہم دوسروں کو شائع کرنے دیں گے۔ مثلاً اگر سوویٹ یونین کا رسالہ طلوع شائع ہوتا ہے تو ہماری طرف سے بھی "شعاع" یا "منہاج" روس میں شائع اور فروخت ہونا چاہیے۔ کوریا میں بھی معاملہ ان خطوط پر کیا جاسکتا ہے۔ مگر یہ صورت بدرجہ آخر ہے۔ صحیح یہی ہے کہ اسلامی ریاست اس کی روادار نہیں ہوسکتی کہ اس میں مخالفِ اسلام تحریکات کے پروپیگنڈا لٹریچر کا ایک ورق بھی شائع یا تقسیم ہو۔ (ن۔ ص)